© rasailojaraid.com

نظرات

۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو فرقہ پرست تنظیموں کے مشترکہ منصوبوں کے تحت ایودھیا میں بابری مسجد کی جگہ رام جنم بھومی مندر تعمیر کرنے کے لئے جس طرح کا گندہ کھیل کھیلا گیا وہ ہندوستان کی تاریخ میں سیاہ باب کے اضافہ کا باعث ہوا ہے، اسکے علاوہ سیکولرزم، انصاف، قانون اور انتظامیہ کے ماتھے پر بدنما داغ بکھیر گیا۔ صوبائی اور مرکزی حکومت کی بی تو کوششیں بھی بابری مسجد کے ۴۶۰ سالہ گنبدوں اور دیوہیکل دیواروں کے مضبوط پلاسٹر کو قانون انسانیت کے تمام اصولوں و ضوابط کی سرِعام مٹی پلید کرتے ہوئے فرقہ پرستوں کی شورش و ریشہ دوانیوں کی زد سے نہ روک سکی۔

مقامِ شکر ہے کہ دنیاوی و انسانی تدبیروں کی ناکامی کے آگے اللہ تبارک تعالیٰ کی مہربانی و قوت بالآخر اپنے گھر کی حفاظت و پاکیزگی کی برقراری کے لئے آڑے آگئی اور فرقہ پرست اپنے ناپاک منصوبوں میں ناکام ہوئے اور وہ مسجد کا معمولی توڑ پھوڑ سے زیادہ کچھ نہ بگاڑ سکے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت شاملِ حال نہ ہوتی تو نہ معلوم کیا ہوتا۔ آہ اس کا تصور کر کے ہی رُواں رُواں کانپ اُٹھتا ہے۔ فرقہ پرستوں کے ناپاک منصوبوں کی کامیابی کا انجام یہ ہوتا کہ ملک میں اتحاد و اتفاق نام کی کسی چیز کا وجود باقی نہ رہتا اور اس میں رہنے والے باشندے نفرت و آگ کی بھٹی میں نہ معلوم کب تک سلگتے رہتے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دراصل فرقہ پرستوں نے ایک ایسے وقت میں جبکہ ملک پہلے ہی دشوار گزار مرحلوں سے گزر رہا ہے مہنگائی انسان کو مجبور کر رہی ہے جس سے غریب عوام کی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں میں اخلاقی قدریں زوال پذیر ہو چکی ہیں، ملک میں فرقہ پرستی کا جو زہر پھیلا دیا گیا ہے اور رام رتھ یاترا کے ذریعہ شمالی ہند میں غنڈہ عناصر اور مذہبی جذبات کو بھڑکا کر سادہ لوح عوام کی اکثریت کے ساتھ برہنہ تلواروں، بھالوں تیر کمانوں کی نمائش کی گئی ہے (اس میں بھی) غیر ملکی اسلام دشمن سازشوں کی بو آ رہی ہے۔ ہماری اس بات کی تصدیق بڑی طاقتوں کی شہ پر غیر قانونی طور پر وجود میں آئے اسرائیل کی اس تازہ مذموم حرکت سے بآسانی ہو جاتی ہے۔ وہ یہودیوں کی ایک انتہا پسند جماعت کے ذریعہ (بھارت کے فرقہ پرستوں سے بالکل مشابہ قانون اور انسانیت اور اصولوں کی دھجیاں اڑاتے ہوئے) یروشلم میں قبلۂ اول مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد رکھنے کی ناکام سازش ہے۔ وہ تو کہیے کہ فلسطینیوں کے بیدار عوام کو اس کا فوری علم ہو گیا اور انہوں نے باوجود نہتے ہونے کے صرف غیرت ایمانی کی طاقت کے بل بوتے پر اسرائیل کی اس کارروائی کی سخت ترین مزاحمت کی جس کے نتیجہ میں اسرائیلی فوجی درندگی کی گولیوں سے ۲۲ معصوم فلسطینی شہید ہو گئے۔ اسرائیل بھی قانون کی بات سننے کو تیار نہیں ہے۔

یو۔ این۔ او چیخ چیخ کر اسرائیلی کارروائی کی مذمت میں پیش پیش ہے مگر اسرائیل پر اس کی جوں تک نہیں رینگی ہے۔ بالکل اسی طرح ہندوستان کے فرقہ پرست عناصر (واضح ہو کہ بھارت کے یہ فرقہ پرست ناجائز طور پر وجود میں آئے اسرائیل کے وکیل رہے ہیں اور ہندوستان کے آئین وسیکولرزم کے مغائر اسرائیل سے رشتہ و دوستی استوار کرنے کے لئے ہمیشہ ہی سے بیتابی کا مظاہرہ کر رہے ہیں) بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قانون، انصاف، عدلیہ، شرافت و انسانیت سب کو دھتکارتے ہوئے بڑی ہی بے شرمی، عناد و ڈھٹائی کے ساتھ بابری مسجد کو منہدم کرکے اس کی جگہ رام جنم بھومی مندر تعمیر کرنے کے خطرناک منصوبوں کو بروئے کار لانے میں جٹے ہوئے ہیں اور اپنے اس مقصد کی برآوری کے لئے وہ ہر طرح کے تشدد اور خون کی ندیاں بہانے تک کی باتیں سرعام کرتے ہیں۔ تعجب ہے کہ ان تمام دھمکیوں کے آگے ملک کا سیکولرزم پر مبنی آئین بالکل بے بس بنا ہوا ہے۔ یہ بات یقیناً غور طلب ہے، اور کیا ہم یہ سوچ کر خاموشی اختیار کر لیں کہ مستقبل کے مورخ کو اس کا حل تلاش کرنا ہے کہ ہندوستان کا سیکولرزم صرف ایک نمائش سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تھا؟ اور چھوٹے بڑے سب رہنما صرف کاغذی مساوات اور اتحاد اور اقلیتوں و کمزور طبقات کی فلاح کی بات کرتے تھے و عمل اس کے برعکس تھا؟ اور ان کی اس کمزوری نے پولس اور انتظامیہ تک کو فرقہ پرستوں کی کٹھ پتلی بنا دیا تھا۔ یا پھر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایک قوم سے نو سو سال کی باتوں کا بدلہ لینے کی خواہش کہیں نہ کہیں چھپی ہوئی ہو؟ اور اس کے ایک ہی دماغ نے آزاد ہندوستان کی سیاست چلانے کا پلان تیار کیا ہے جس کے تحت نت نئی جماعتیں وجود میں آئیں۔ کسی نے نرمی کا رخ اختیار کیا، کسی نے سوشلزم کا راگ الاپا اور کسی نے انتہاپسندی کی چال چلی، کوئی کمیونسٹ بنا، کوئی کانگریسی لباس سے مزین ہوا اور کسی نے ہندو مہا سبھا راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اور بھارتیہ جنتا پارٹی کا لباس زیب تن کر کے اپنے کو متعارف کرایا۔ مستقبل کے مورخ کو ان جماعتوں کے طریقۂ کار میں تو یقیناً اختلاف نظر آئے گا۔ مگر اندرونی نصب العین و مقصد میں تفاوت شاید اسے بالکل نہ دکھائی دے۔ لیکن ہمیں اس سے کیا واسطہ۔ مستقبل کا مورخ جانے وہ کیا سمجھے، کیا سوچے اور کیا نتیجہ اخذ کرے یہ اس کا کام ہے۔ ہم تاریخ داں نہیں۔ جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

موقع کے سامنوں میں دخل اندازی ناکام کریں۔ لیکن ہم ملک کے مستقبل کیلئے پریشان ہیں۔ کیونکہ ہمارے اسلاف نے اس کے لئے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ اسکی آزادی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کیا ہے یہ سب اسی لئے تو کہ آزاد ہندوستان میں ہمیں امن وسکون میسر ہوگا ہماری عزت محفوظ ہوگی ہمارا مذہب پھلے پھولے گا۔ ہماری تہذیب پروان چڑھے گی۔ مگر آج اس کا الٹا دیکھ کر ہمارے اسلاف کی روحیں بلبلا رہی ہوں گی۔ لیکن اس کے باوجود پھر بھی ہم ملت کی خیر خواہی میں یہی بات کہنا چاہیں گے کہ ابھی ہوش کا دامن نہ چھوڑیں جذبات کسی کا ساتھ نہیں دیتے ہیں۔ بے شک آگے آنے کے لئے جوش و ہوش دونوں کی ضرورت ہے اور ان دونوں میں سے کسی بھی ایک چیز کا ساتھ چھوٹ گیا تو بقول شاعر

لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی۔

بابری مسجد کو گرا کر اس کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے کی ضد وہٹ پر اڑے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی اور دیگر ہندو تنظیموں نے پارلیمنٹ میں اپنی ۹۰ نشستوں کی بدولت جنتا دل کی حکومت سے حمایت واپس لیکر اسکے ذریعہ وزیر اعظم راجہ وشوا ناتھ پرتاب سنگھ کو اصولوں و قوانین و ضوابطوں کی حفاظت و پاسداری کے پاداش میں مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا۔ پارلیمنٹ میں طاقت آزمائی مرحلے میں کمیونسٹوں کو چھوڑ کر ساری پارٹیوں بشمول سیکولرزم کی بظاہر علمبردار کانگریس نے بی۔ جے۔ پی کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے حکومت کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا۔ اسے ہم فرقہ پرستوں کی طاقت میں آزاد ہندوستان کی تاریخ میں زبردست اضافہ ہی کہیں گے۔ قانون و انصاف کی کھلم کھلا مخالفت کرنے والی انتہا پسند تنظیم جب اس قابل ہوگئی ہے کہ وہ گاندھی و نہرو کے سیکولرزم کے

© rasailojaraid.com